بسم اللہ الرحمن الرحیم

كلمة المدير

ناموس مصطفیٰ ﷺ............اور ہماری ذمہ داری !

مسلمانوں کے خلاف مغرب کی معاندانہ پالیسیوں ، دوغلی اور منافقانہ چالوں نے دنیائے اسلام میں بسنے والے کروڑوں انسانوں کے دلوں میں یہ سوچ پختہ کردی ہے۔ کہ مغرب کسی طور پر انہیں قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی بہانہ، الزام تراشی کر کے ان کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے۔ جن میں تمام مغربی ذرائع ابلاغ ملوث ہیں۔ مسلمانوں کے بارے میں جو تصویر کشی کی جاتی ہے۔ اس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ گویا مسلمان ہونا دہشت گردی کی علامت ہے۔ اس کیلئے اشتعال انگیز خبریں، تصاویر شائع کی جاتی ہیں تاکہ مسلمان مشتعل ہو کر پر تشدد مظاہرے کریں اور دنیا کو یہ باور کرانا مزید آسان ہو جائے کہ یہ لوگ واقعی شدت پسند ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ اسلام کے خلاف یکطرفہ پروپیگنڈے کے باوجود اسکا حلقہ اثر وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اہل مغرب کا اسلام کے بارے میں تجسس دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مغرب کے دل میں اسلام کے خلاف حسد، بغض، عناد اور کینہ میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ اسلام کا راستہ روکنے کیلئے اب وہ نہایت کمینی حرکتوں پر اتر آئے ہیں اور بھونڈے انداز اختیار کئے ہیں۔ اپنی اس کمینگی کا اظہار کرتے ہوئے ڈنمارک کے اخبار نے سید دو عالم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں اور ان پر اگر مسلم ممالک کے سفراء نے احتجاج کیا اور ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملاقات چاہی تاکہ اپنا احتجاج ریکارڈ کرو اسکیں اور بات چیت کے ذریعے اسکو حل کیا جائے تو ڈنمارک کے وزیراعظم نے ملاقات سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اخبار کے خلاف کاروائی کرنے سے بھی معذرت کی اور کہا کہ ڈنمارک میں اظہار رائے کی مکمل آزادی ہے۔ لہٰذا وہ کچھ نہیں کر سکتے جس کی تائید بعض یورپی ممالک نے بھی کی۔ اور یورپی یونین نے تو خصوصی طور پر ان کی حمایت کی۔

یہ اشتعال انگیز اور تضحیک آمیز خاکوں سے جب مسلم دنیا آگاہ ہوئی تو پوری اسلامی دنیا میں ہلچل مچ گئی۔ سب سے پہلے سعودی عرب نے ڈنمارک سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے، اپنا سفیر واپس بلایا اور ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا اس کے بعد دیگر اسلامی ممالک نے بھی ایسا کیا جن میں ایران بھی شامل ہے۔ پاکستان میں بھی شدید ردعمل ہوا، جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے جن میں بعض شرپسندوں نے توڑ پھوڑ کی اور سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو شدید نقصان پہنچایا۔ جو کہ بذات خود قابل مذمت عمل ہے کیونکہ دین اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ جو لوگ اس میں ملوث پائے جائیں ان کو قانون کے مطابق سزا دی جانی چاہئے تاکہ دوسروں کو عبرت اور سبق حاصل ہو۔

ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اس کیلئے وہ ہر قربانی کیلئے تیار ہے۔ چونکہ یہ جزو ایمان ہے، لہٰذا ایمان کی سلامتی کیلئے رسول اکرم ﷺ کی ناموس پر قربان ہونا باعث سعادت ہے۔ اگر ہم عظمت رسول ﷺ کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں اور تعلیمات نبوی کو دل و جان سے مانتے ہیں تو دوسروں کی املاک کو نقصان پہنچانا، جلانا، لوٹ مار کرنا بھی تعلیمات نبوی کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے فعل کا مرتکب شخص بھی دراصل توہین رسالت ہی کر رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ایسے لوگوں سے اپنی برأت کا نہ صرف اظہار کریں بلکہ ان کے ہاتھ روکیں اور ایسے لوگوں کو اپنی صفوں میں داخل نہ ہونے دیں۔ کیونکہ یہ ایک پاکیزہ تحریک ہے۔ جس میں کسی تخریب کاری کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو یہ موقع دیں کہ وہ اس تحریک کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرے۔ جیسا کہ بعض سیاسی مداریوں نے ایسے بیانات دیئے کہ پرویز مشرف کو ہٹانے تک یہ تحریک چلے گی۔ یہ ان کی کج فہمی ہے کہ شاید لوگ ان کی دعوت پر سربازار نکلے ہیں یا ان کے مقاصد کیلئے استعمال ہونگے۔ حالانکہ ناموس رسالت ﷺ کیلئے لوگ از خود احتجاج کر رہے ہیں۔ اور جب تک یہ تحریک اس عظیم مقصد

کے ساتھ چلے گی لوگ اس میں شامل رہیں گے۔لیکن جیسے ہی کسی نے اس کا رخ تبدیل کرنے کی کوشش کی لوگ اس تحریک سے الگ ہو جائیں گے۔

ہم تمام سیاسی قائدین سے گزارش کریں گے اس تحریک کو پرامن بنائیں اور اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔لوگوں کے دلوں میں ناموس رسالت ﷺ کے ساتھ ساتھ تعلیمات نبوی کا احترام پیدا کریں تاکہ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔اصل بات بھی یہی ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں محمدی بن جائیں، ان کے قول و فعل میں تضاد نہ رہے۔اور زندگی کے تمام شعبوں میں ان کا آئیڈیل و راہنما صرف اور صرف رسالتمآب ﷺ کی شخصیت ہو۔آج ہماری پسپائی اور رسوائی کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ہمارا عمل دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔ہم ''رہبر و راہنما، مصطفیٰ مصطفیٰ''، ''غلامی رسول میں، موت بھی قبول ہے'' کے نعرے تو لگاتے ہیں لیکن جب اطاعت و فرمانبرداری کی باری آتی ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں آپ کی تعلیمات کی پیروی کا کہا جاتا ہے تو نفسی خواہشات، وقتی مصالحت اور دنیاوی مفادات سامنے آجاتے ہیں کیا ہم اس طرح خود بھی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوتے؟

اس لئے حب رسول ﷺ کا اولین تقاضا یہی ہے ہم آپ کی تعلیمات کو ہی حرز جان بنائیں۔اور کسی مصلحت کا شکار نہ ہوں۔آپ کی پیروی اور غلامی میں ہی کامیابی و کامرانی ہے اور یہی ہماری ذمہ داری بھی!

جامعہ سلفیہ کانفرنس

جامعہ سلفیہ فیصل آباد ایک عظیم الشان تعلیمی، تربیتی، دعوتی و اصلاحی ادارہ ہے جو اپنی پچاس بہاریں مکمل کر چکا ہے۔اس عرصہ میں ہزاروں علماء مشائخ یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اکناف عالم میں اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔اپنی حسن کارکردگی، اعلیٰ نصاب اور عمدہ نظام کی بدولت اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔جامعہ کی نیک نامی اور عمدہ کارکردگی کی بدولت عالم اسلام کی ممتاز شخصیات نے اپنے قدوم میمون سے جامعہ سلفیہ کو نوازا ہے اور اس کی کارکردگی کو سراہا ہے۔

یوں تو جامعہ اپنے بہی خواہوں اور معاونین کے ساتھ مسلسل رابطہ میں رہتا ہے لیکن عوامی اجتماعات اور کانفرنسیں ان رابطوں کو مزید مضبوط کرتی ہیں اور لوگوں کو ادارے کی حسن کارکردگی سے آگاہی ملتی ہے۔اور فارغ التحصیل علماء کرام میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

امسال یہ عظیم الشان کانفرنس 10 مارچ 2006 بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہی ہے۔جس میں ممتاز علماء اور خطباء تشریف لا رہے ہیں جو اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ان شاءاللہ

خصوصاً یہ کانفرنس ایسے حالات میں منعقد ہو رہی ہے جبکہ پورا عالم اسلام تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے تحریک چلا رہا ہے، امید ہے یہ کانفرنس بھی اس ضمن میں اہم کردار ادا کرے گی۔کانفرنس کے انتظامات کو حتمی شکل دی جا چکی ہے، امید ہے یہ کانفرنس اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوگی۔ان شاءاللہ

جناب شیخ خالد مسعود کا انتقال پرملال

پاکستان میں کویت کے تعاون سے مسجدیں تعمیر کرنے والے ادارے ''لجنۃ المساجد'' کے ناظم جناب خالد مسعود بھنڈاری 11 فروری 2006 کو گوجرانوالہ میں اچانک وفات پا گئے۔مرحوم تعمیر مساجد کے مخلصانہ عمل میں نہایت مستعد اور تیز تھے۔ان کی کوشش سے بالخصوص پنجاب میں ایک سو سے زائد مسجدیں بنیں، بے شمار مساجد میں پانی کے نل لگوائے گئے اور کنویں کھدوائے گئے۔بعض مساجد کے ائمہ وخطباء کی مدد بھی ان کی وساطت سے ہوتی تھی۔کئی مدارس کی مالی خدمت کی جاتی تھی۔گذشتہ پچیس سال سے وہ اس کار خیر میں مصروف تھے۔گوجرانوالہ میں ان کی نماز جنازہ مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری نے پڑھائی۔پھر ان کے آبائی قصبے ایمن آباد میں ان کی میت لائی گئی تو وہاں مولانا محمد یاسین ظفر پرنسپل جامعہ نے ان کی خدمات کا تذکرہ کیا اور خراج تحسین پیش کیا اور دوسری نماز جنازہ مولانا بشیر طیب نے پڑھائی۔نماز جنازہ میں تمام فکر و خیال کے لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔علمائے کرام میں سے جو حضرات شریک جنازہ ہوئے ان میں حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عبدالغفار روپڑی، مولانا محمد یوسف راجووال، حافظ ثناءاللہ مدنی، مولانا عطاءالرحمٰن اور مولانا محمد رفیق زاہد کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

ادارہ جامعہ سلفیہ ان کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے، ان کی مغفرت اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا گو ہے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ